R.A.45

Biographical … Department

ایڈریس

منجانب عمائدین مدراس بہ پروفیسر عنایت خان حسرت پٹھان دام کمالہ۔

؎ اہل جوہر کو وطن میں رہنے دیتا گر فلک ٭ لعل کیوں اس رنگ سے آتا بدخشاں چھوڑ کر۔ یہہ فقط ایک خوش نصیبی کی بات تہی کہ پروفیسر عنایت خان صاحب جیسے راگ کے اوستاد فن کا اتفاقاً اودہر آنا ہوا اور سنیٹری ہال کے ۱۲ جولائی ۱۹۰۲ء کی مجلس عام میں خانصاحب کی راگبازی سے جو حظ ہمنے اوٹہایا اوسکا اثر یہی پایا کہ آجکی مجلس خاص میں اس جوش لطف کے صلہ میں انہیں طلائی تمغہ دلانے پر آمادہ کیا۔ اس امر کی تعمیل میں ہرچند بہت دیر ہوی لیکن اس دیری میں مصلحت یہہ تہی کہ آپکے کمال کے مہر تابان نے اپنی منزل یا مقام پر کامل طور سے کہیں نہ کر سکا۔ تو بمصداق اس شعر کے ؎ سفر کر گر تو چہتا ہے کمال اپنا کہ ماہ نو ٭ سفر کرنے سے ہوتا ہے بدر آہستہ آہستہ میسور جیسے نامور شہر میں جانیکا شوق ہوا اور خوبی تقدیر سے ایسا موقع ہاتہ آیا کہ جناب آنریبل آنند چارلو مہاراج سی۔ ایس۔ آئی کے بدولت دربار تک رسائی ہوی میسور مہاراج کے تخت نشینی کے جلسہ میں امیر الامرا لارڈ کرزن سے لیکے تمام ارکین ریاست تک کو خانصاحب موصوف کی راگ نے ایسا رجہایا کہ مہاراج صاحب کی قدردانی نے انہیں دوسرے اس قسم کے اہل فن سے بہت بڑہکر سرفراز فرمایا۔ الغرض پہر جب ہماری طبیعت میں دوبارا شوق ہوا تو چاروناچار انہیں میسور سے کہینچ منگایا۔ مروت کہتی تہی کچہہ کیجیے لیکن یہہ ایک ایسی بات تہی کہ جسکو ہماری قوت واقتدار نے نہ تہام سکا۔ مکرمی جناب الحاج محمد عبدالہادی بادشاہ ساہوکار کی پناہ میں آئے اور معززی جناب وادی خانصاحب کی ہیکارینت انہائی کچہہ ہی مطلب برنہ آیا۔ حمیت نے جناب والجی لالجی سیٹہہ صاحب کا آسرا لیا۔ فقط آپکی خاص فیاضی نے ہاتہ کرا اور سنس سے طلائی تمغہ بنواکے ازحد سرفراز کیا۔ یہہ سب جناب محمد ابراہیم صاحب بی اے بی ایل ہائیکورٹ وکیل کے حسن انتظام اور مشفقی محمد قطب الدین صاحب کی جانفشانیوں کا نتیجہ تہا جو راجا ایسے عمائدین مدراس خصوصاً دی آنریبل سینواس راگوہ ایینگار ماضی دیوان بڑودہ کی اولین تحریک پر مجلس خاص اور عام کا موقع ہاتہ لگا۔ المختصر اب جو پروفیسر صاحب کی نوبت آئی تو کل حاضرین بیک زبان کہنے لگے کہ خانصاحب موصوف کا یہہ سن اس کمال کا مقتضی نہیں فقط خداداد ہے ؎ ابہی کمسن ہو اسیر یہہ بلا ہو ٭ خدا جانے کہ ہوتے ہوتے کیا ہو۔ اس بات کو انہوں نے ماشاء اللہ اس خوبی سے نبہایا کہ جنکے ایک ایک راگ نے وہ حسن قبول پیدا کیا کہ گویا اسوقت کے سماں نے حاضرین کے دلوں میں امنگ کی شکل پیدا کرلی۔ طرہ یہہ کہ انہوں نے آنیکی کسیکو اصلاً خبر نہ تہی اور جب آپ سبہوں پر اپنے کمال کا رنگ جمایا اور پہر جب وجوہات معقول نے جانیکی خبر دیدی تو یہہ سارا واقعہ گویا سراسر اس شعر کا مصداق بنگیا ؎ نہاں تہا آنا کہ ہو نہ ظاہر عیاں ہے جانا کہ سب ہوں ماہر ٭ وہ دلمیں آئے امنگ ہوکر گئے تو چہرے کا رنگ ہوکر۔ آپ ہم انکے جانیکی خیرباد کہتے ہوے یہہ دعا کرتے ہیں کہ خداتعالے انکے سن و سال اور کمال میں کمال خیر و برکت دے آمین ثم آمین۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

گزرانیدہ محمد عبدالرحیم عفی عنہ منشی محکمہ معتمد تعمیرات سرکار مدراس